☆ محمد جواد حامد ڈائریکٹر ایجوکیشن منہاج القرآن لاہور کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 696/14 تھانہ فیصل ٹاؤن لاہور درج رجسٹر ڈ مورخہ 14-8-28 کو ہوا۔

بعد اندراج مقدمہ تفتیش کی غرض سے بروئے حکم ہوم ڈیپارٹمنٹ نمبری JIT11-2-2014(SO(SPL-CTS) عمل میں آئی جس کے ممبران

1- عبدالرزاق چیمہ DIG/CCPO کوئٹہ بلوچستان (کنوینر)

2- لیفٹیننٹ کرنل احمد بلال نمائندہ ISI (ممبر)

3- شہزاد اکبر SSP ایضاً

4- محمد علی ڈائریکٹر IB ایضاً

5- خالد ابوبکر DSP ایضاً

JIT نے اپنی تفتیش کا آغاز 14-11-19 سے کیا۔ دوران تفتیش وقوعہ ماڈل ٹاؤن کے موقع پر موجود پولیس ملازمان کا ڈیوٹی چارٹر حاصل کر کے اس امر کا تعین کیا گیا کہ کون سا آفیسر اور کانسٹیبل کب، کس کے حکم سے جائے وقوعہ پر گیا۔ اسی طرح تمام پولیس ملازمین جن کے پاس اسلحہ تھا کا اسلحہ برائے تجزیہ Forensic Lab بمعہ (Log Book) قبضہ میں کیا گیا تا کہ یہ واضح ہو کہ کون کون فائرنگ کرنے میں ملوث ہے۔ تمام آفیسران کا فون کال Deta حاصل کیا گیا۔ 9 عدد موبائل فونز زیر استعمال پولیس آفیسران معہ CDR قبضہ میں لئے تا کہ اس امر / الزام کا تعین ہو سکے کہ دوران ہنگامہ ماڈل ٹاؤن ان آفیسران پر موقع کا کس کس سے رابطہ تھا۔

..... میڈیا چینلز کی کوریج سے متعلق 9 عدد CD حاصل کر کے انہیں بذریعہ لیپ ٹاپ چیک کر کے Still Photograph تیار کروا کر قبضہ میں لیں۔

..... اس وقوعہ میں ہلاک و مضروب ہونے والے (پولیس ملازمین + PAT کارکنان) کا ریکارڈ بابت میڈیکولیگل رپورٹس + پوسٹ مارٹم رپورٹس حاصل کر کے ریکارڈ کی تصدیق و متعلقہ ڈاکٹر صاحبان کے بیانات قلمبند کئے۔

DG ریسکیو 1122 ڈاکٹر رضوان نصیر کو شامل تفتیش کر کے 1122 کا تمام ریکارڈ مضروبان بابت مضروب ہونے و ہسپتال پہنچانے سے متعلق قبضہ میں لیا۔

ریسکیو 1122۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور TMA کا عملہ جو تجاوزات ہٹانے کے وقت جائے وقوعہ پر تھا سب کو شامل تفتیش کر کے بیانات قلمبند کئے۔

جائے وقوعہ کے ارد گرد رہائش پذیر لوگوں سے معلومات بابت وقوعہ حاصل کیں۔

جائے وقوع کو کور کرنے والے Media حضرات کے بیانات قلمبند کئے جن میں خاص طور پر عمیر رانا، عارف ملک، عطا چوہان، امداد حسین کرائم رپورٹر جنگ اور اسد ساہی شامل ہیں۔

موقع پر جن پولیس و پرائیویٹ املاک / گاڑیوں کو نقصان پہنچا ان کا ملاحظہ کیا گیا۔

طارق چانڈیو سابقہ AC ماڈل ٹاؤن کو شامل تفتیش کیا گیا جس نے کاغذات بابت انکروچمنٹ معہ شیڈول پیش کئے۔

اس وقوعہ کے وقت امدادی کاموں میں حصہ لینے والی تمام تنظیموں کے اہل کاروں کے بیانات ریکارڈ کئے۔

غرض کہ درجنوں افراد جو وقوعہ سے متعلق معلومات رکھتے تھے کو شامل تفتیش کیا گیا۔

علاوہ ازیں مدعی مقدمہ و گواہان کی اطلاع یابی کیلئے نوٹس + حکم نامہ طلبی اصالتاً و وکالتاً بذریعہ ٹیلی فون اور مدعی و گواہان و ادارہ منہاج القرآن کی بلڈنگز پر نوٹس طلبی چسپاں کروانے اور بذریعہ اخبارات ایکسپریس، دنیا، جنگ اور Daily Dawn طلبی اشتہار دیئے گئے۔ لیکن مدعی فریق کوئی شہادت پیش کرنے سے قاصر رہا۔

☆ وقوعہ سے قبل ہونے والی میٹنگ جس میں ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کا فیصلہ ہوا تھا کے تمام شرکا کے تفصیلاً بیانات بمعہ کراس قلمبند کئے گئے۔ علاوہ ازیں اس بابت میاں شہباز شریف، سابق وزیر قانون رانا ثناء اللہ کو شامل تفتیش کیا گیا اور بیانات معہ کراس قلمبند کئے گئے۔

درج بالا و دیگر شہادت بابت وقوعہ JIT نے ہر ممکن وسائل بروئے کار لا کر جو شواہد اکٹھے کیے ان کو مقدمہ کا حصہ بنایا جا کر تفتیش مقدمہ کو یکسو / فائل بغرض پیش کرنے چالان عدالت کیا گیا ہے۔

JIT کے تمام ممبران متفقہ طور پر درج بالا شہادت، حالات و واقعات کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

بروز وقوعہ پولیس اور PAT کارکنان جن کی تعداد 2 سے 3 ہزار کے درمیان تھی کے مابین تصادم شدت اختیار کر گیا جو موقع پر پولیس ملازمین اور PAT کارکنان کے درمیان فائرنگ اور پتھراؤ کا آزادانہ تبادلہ ہوا جس میں دونوں اطراف سے جانی و مالی نقصان ہوا۔

مزید برآں دوران وقوعہ یہ افواہ پھیل گئی کہ 2 پولیس ملازمین کو PAT کارکنان نے اغوا کر لیا ہے اور پولیس ملازم کے جاں بحق ہونے کی افواہ پھیل گئی جس کی تصدیق مختلف نیوز چینل کی ویڈیو سے ہوتی ہے۔ اس صورتحال کے نتیجہ میں کچھ پولیس ملازمین نے SP سلمان علی نے خود اور اس کے حکم پر کچھ ملازمین نے فائرنگ کی جس کی تصدیق ویڈیو فوٹیج سے ہوئی اور لہٰذا 10 کس پولیس ملازمین کو مقدمہ میں چالان کیا گیا ہے۔

PAT کے 42 کارکنان کو پولیس پر فائرنگ کرنے، پتھراؤ کرنے اور پٹرول بم پھینکنے اور APC کو توڑتے ہوئے ویڈیو فوٹیج سے ثابت ہوتا ہے جن کی شناخت کے عمل کو بروئے کار لاتے ہوئے اسی مقدمہ میں علیحدہ چالان مرتب کر کے بحوالہ عدالت کیا جا رہا ہے۔

وفاقی حکومت سے متعلق جن الزام علیہان کے خلاف ایما کا ذکر FIR میں کیا ہے ان کا نہ تو کسی طور صوبے کی Law & Order سے کوئی واسطہ ہے اور نہ ہی کوئی شہادت صفحہ مثل پر آتی ہے لہٰذا JIT کے ممبران کی متفقہ رائے ہے کہ الزام بے بنیاد ہے لہٰذا جرم اعانت ثابت ہونا نہ پایا گیا ہے۔

FIR میں میاں شہباز شریف اور رانا ثناء اللہ پر الزام "رات ایک بجے کے قریب DIG آپریشن رانا عبدالجبار جائے وقوعہ ادارہ منہاج القرآن معہ پولیس آئے اور کہا کہ اسے سخت حکم ہے کہ قادریہ

نگران کا نام و نشان مٹا دو اور پھر سیدھی فائرنگ کر دی جس سے PAT کے کارکنان ہلاک ہو گئے۔"

دوران تفتیش یہ امر بذریعہ ویڈیو، ٹیلی فون ڈیٹا، لاگ بک معہ دیگر شہادت کی بنا پر DIG آپریشن راؤ عبدالجبار کا رات 1 بجے جائے وقوعہ پر جانا ثابت ہی نہ ہوا ہے بلکہ DIG آپریشن اگلے روز صبح 9:30 بجے جائے وقوعہ پر پہنچے۔ DIG آپریشن کو اس بارے کہ اس سوالات کئے گئے اس نے اس الزام کی تردید کی کہ اسے کوئی ایسا حکم کسی نے دیا ہو۔ علاوہ ازیں موقع پر موجود تمام پولیس ملازمین، آفیسران، سٹی و ڈسٹرکٹ کے ملازمین، TMA کے ملازمین سے یہ تفتیش کی گئی کہ کیا انہیں تجاوزات ہٹانے کے علاوہ کوئی حکم کسی اتھارٹی کی طرف سے ملا ہو سب نے اس کی تردید کی جبکہ یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ TMA کا عملہ اور پولیس باقاعدہ اندراج رپٹ روزنامچہ برائے ہٹانے انکروچمنٹ روانہ ہوئے۔ ان تمام شواہد و دیگر ناقابل تردید شہادت جن کا ذکر صفحہ مثل میں موجود ہے JIT کے ممبران کی متفقہ رائے ہے کہ میاں شہباز شریف، رانا ثناء اللہ پر لگایا جانے والا الزام بلا ثبوت بے بنیاد ہے اور ان پر جرم سازش کا ارتکاب ہونا نہ پایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆